رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَدَّرَ الْأَقْدَارَ بِحِكْمَتِهِ، وَكَتَبَ لِمَنْ رَضِيَ بِهَا الْفَوْزَ بِجَنَّتِهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾.

عزیزانِ محترم، اَصحابِ اِیمان! ایک ایسی عظیم قلبی عبادت ہے، بلند قدر و منزلت والا ایک ایسا ایمانی مقام و مرتبہ ہے، کہ جسے وہ نصیب ہوجائے، اُسے ربِّ رحمان کی رضا حاصل ہوجاتی ہے، وہ لذّتِ ایمانی سے سرشار ہوجاتا ہے، اور وہ مقامِ رَضا ہے، جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا». "اُس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا".

تو میرے بھائیو، کیا آپ جانتے ہیں کہ رضا کا مطلب کیا ہے ؟ تو سنیے ، رضا اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اُسکی طرف سے آزمائش کی گھڑی میں ، اللہ تعالیٰ کے لُطف و کَرَم اور اُسکے عِلم و حِکمت پر کامل یقین و وثوق رکھتے ہوئے ، سُکونِ قلب اور اطمینانِ نفس حاصل ہونے کا نام ہے ؛ کیونکہ تمام اُمور و معاملات اُسی رَبِّ رحمن کی حکمت بھری تدبیر سے اَنجام پذیر ہوتے ہیں ، وہی جانتا ہے کہ انسان کی بَھلائی کس چیز میں ہے ، لہذا جب انسان کو اس بات کا یقینِ کامل حاصل ہو جاتا ہے ؛ تو وہ اپنے رب کے فیصلے پر راضِی رہتا ہے ، اُسکی تقدیر کو دل و جان سے قبول کرتا ہے ، اور یہ ایمان کے اُن اَعلیٰ مراتب میں سے ہے ، کہ جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل تھا ، اور یہ وہ مقام و مرتبہ ہے کہ جسکو اَنبیاء کرام علیہم السلام اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے ، چُنانچہ جب حضرت زکریا علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے بیٹے کی دعاء کی تو یہ فرمایا: ﴿وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا﴾ ، "اور میرے رب اُسے ایسا بنائیے جو (خود آپ کا) پسندیدہ ہو" .

تو اے عبادِ رحمان! اب سوال یہ ہے کہ ہمیں مقامِ رضا کیسے حاصل ہو؟ تو اُسکا طریقہ یہ ہے کہ ہمیں اِس بات کا بھرپور یقین ہو جائے کہ رب تعالیٰ کا فیصلہ ہمارے

لیے، ہماری اپنی پسند اور ہماری اپنی خواہش سے اَچھا اور بہتر ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ خوشی ہو یا غمی، نفع ہو یا نقصان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں، اور اُسکا یہ فرمان ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں: ﴿وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾، "اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمھارے لیے بہتر ہو". کیونکہ ہمارا رب بہت رحیم و کریم ہے اُسکی تقدیر میں ہمارے لیے خیر ہی خیر ہے، جو اُسکی تقدیر پر راضی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر میں اُسکے لیے مزید خیر کی راہیں کھول دیتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: "إِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِي الرِّضَا"، "تمام تر بھلائیاں راضی رہنے میں ہیں".

میرے بھائیو! مقامِ رضا حاصل کرنے کے اَسباب میں سے ایک اہم سبب اس بات کا یقین رکھنا بھی ہے کہ: «أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ»، یعنی جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں نہیں ملنا تھا مگر مِل گیا، اور جو کچھ تمہیں نہیں مِلا وہ بھی ایسا نہیں ہے کہ تمہیں ملنا تھا مگر نہیں ملا، یہ سب تو تقدیر کے فیصلے ہیں، تو جو اَللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھ لے، اُسکے فیصلے پر راضی رہے، اُسکے

لیے خوشی کا مقام ہے کہ اللہ کے ہاں اُسکا شُمار اُن بندوں میں ہونے لگتا ہے جو تقدیرِ الٰہی پر راضِی رہنے والے ہیں، اُسکا شمار صابرین کے اَعلی درجات میں ہونے لگتا ہے، حضرت علی رضِی اللہ عنہ فرماتے: "إِنْ صَبَرْتَ جَرَى عَلَيْكَ القَدَرُ وَأَنْتَ مَأْجُورٌ، وَإِنْ جَزِعْتَ جَرَى عَلَيْكَ القَدَرُ وَأَنْتَ مَأْثُومٌ". "اگر تم نے صبر کیا تو تقدیر تم پر نافذ ہو کر رہے گی اور تمہیں اَجر و ثواب بھی ملے گا، اور اگر تم نے جزع فزع کیا پھر بھی تقدیر تم پر نافذ ہو کر رہے گی مگر تب تم گناہ گار ہو گے".

تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضِی رہ کر اَجر و ثواب کے مستحق بنیے، اُسکی تقدیر پر شکوہ شکایت کر کے گناہ کمانے والوں میں سے نہ بنیں، لہٰذا جو مال و دولت، مَنصب و عُہدہ آپکے نصیب میں نہیں اُس پر غمگین نہ ہوں، کیونکہ رزق کی تقسیم اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے، وہ اپنی حکمتِ بالغہ اور علمِ کامل کے تحت اپنی مخلوقات میں رزق تقسیم فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾، "ان کی روزی تو ہم نے اُن کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کی ہے". لہٰذا اپنے دل کو دائمی حُزن و مَلال اور مستقبل میں رزق کی فکروں سے پاک کیجیے،

کیونکہ یہ غم وفکر آپکے اندر منفی جذبات اور بدشُگونی کو جنم دیتے ہیں، اور خاندانی تشکیل و منصوبہ سازی میں تاخیر کا باعث بنتے ہیں، اور ہر وقت کے غیظ و غضب اور دوسروں پر بے جا تنقید و نُکتہ چینی کی بری عادت سے اپنے آپکو آزاد کریں، لوگوں کی کامیابیوں اور اُنکی محنتوں کو بے قدری کی نگاہ سے نہ دیکھیں، کبھی بھی رب تعالیٰ کی ذات پر بُرا گُمان نہ رکھیں، لوگوں کے مال واَسباب پر نظریں نہ جَمائیں؛ کیونکہ جو دُوسروں کے مال واَسباب پر نظر رکھتا ہے وہ اپنے پاس موجود نعمتوں کی قدر دانی سے محروم رہتا ہے، بلکہ وہ حسد اور دوسروں کے ساتھ مَنفی تقابُل کی بُری عادت میں گرفتار ہوجاتا ہے، نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَلَّا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ»، "اُن لوگوں کی طرف دیکھو جو دنیاوی اعتبار سے تم سے کم تَر ہوں، اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہوں، اس طرح زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ جانوگے، جو اُس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں".

لہٰذا میرے بھائیو! مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ رَضا بَر قَضا والی زندگی گزارتا ہے، اور خوبصورت اَخلاق وعادات سے اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہے، معاملات کو ہمیشہ رب تعالیٰ کی تقدیر پر راضِی رہنے کی نگاہ سے دیکھتا ہے، لہذا وہ دینداری، صحّت و سلامتی، مال و اَسباب، اَہل و عیال، اور وطنِ عزیز جیسی جن نعمتوں میں صبح و شام َگھرا ہوا ہے اُن پر صِدقِ دل سے رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے.

برادرانِ اسلام! جو چیزیں بندہ مومن کو مقامِ رضا تک پہنچانے میں معاون و مدد گار ہوتی ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ یہ بات سمجھ لے کہ تقدیر پر راضِی رہنا رب تعالیٰ کے قُرب اور اُسکی رحمتوں اور برکتوں کا فیض حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے: «مَنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ، بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهِ»، "جو آدمی اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضِی ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان نعمتوں میں برکت اور وسعت عطا کرتا ہے".

میرے بھائیو! خوب جان لیجیے! رب تعالیٰ کی تقدیر پر راضِی رہنا جنت کا راستہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا،

وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»، "جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا تو جنت اس کے لیے واجب گئی".

اور خوشخبری ہو ایسے شخص کے لیے جو صدقِ دل سے اور زبان سے ان کلمات کا اقرار کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو بشارت دی ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَأَنَا الزَّعِيمُ لَآخُذَ بِيَدِهِ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ»، "جس آدمی نے بوقتِ صُبح یہ دعا پڑھی: میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلى الله عليه وسلم) کے رسول ہونے پر راضی ہوں، تو میں (محمد) اس بات کا ضامن و کفیل ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں گا، یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دوں گا".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ گرامی، اَصحابِ ایمان!** اللہ تعالیٰ سے حُضورِ قلب کے ساتھ دعا کرنا، عاجزی و اِنکساری کے ساتھ اُس سے سچی اُمید و یقین رکھنا، رَضا بر قَضا کی توفیق ملنے کے عظیم اَسباب میں سے ہے، چنانچہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک عظیم دعا یہ بھی ہے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ»، "اے اللہ میں تجھ سے تیری قضاء پر رضا کا سوال کرتا ہوں".

تو اے ربّ کریم! اپنی رضا کو ہمارا زادِ راہ بنا دیجیے، ہمیں راضی فرما دیجیے اور ہم سے راضِی و خوش ہو جائیے، اے اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری رضا مندی کی تیری ناراضگی سے، تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا اور عقوبت سے، اور تیری پناہ چاہتے ہیں تیرے غضب سے، ہم تیری تعریف کی طاقت نہیں رکھتے، تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف بیان کی ہے.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَعَنْكَ رَاضِينَ، وَبِقَضَائِكَ مُسَلِّمِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ، وَيَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ، لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا كَرْبًا إِلَّا نَفَّسْتَهُ، وَلَا سُوءًا إِلَّا صَرَفْتَهُ، وَلَا طَالِبًا إِلَّا كَتَبْتَ لَهُ التَّفَوُّقَ فِي دِرَاسَتِهِ، وَالنَّجَاحَ فِي مَسِيرَتِهِ، وَلَا مُقْبِلًا عَلَى الزَّوَاجِ إِلَّا يَسَّرْتَ أَمْرَهُ،

وَلَا مَحْرُومًا مِنَ الذُّرِّيَّةِ إِلَّا رَزَقْتَهُ، وَلَا مَدِينًا إِلَّا قَضَيْتَ عَنْهُ دَيْنَهُ، وَلَا مُبْتَلًى إِلَّا عَافَيْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا أَرْمَلَةً إِلَّا أَعَنْتَهَا، وَلَا يَتِيمًا إِلَّا وَاسَيْتَهُ، وَلَا مَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ.

اللَّهُمَّ امْلَأْ بُيُوتَنَا بِالسَّكِينَةِ، وَاغْمُرْهَا بِالْمَوَدَّةِ وَالرَّحْمَةِ، وَأَعِنِ اللَّهُمَّ الْأُمَّهَاتِ وَالْآبَاءَ، عَلَى تَرْبِيَةِ الْبَنَاتِ وَالْأَبْنَاءِ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ وَطَنَنَا، وَعَزِّزِ ازْدِهَارَنَا، وَامْنُنْ عَلَى الْعَالَمِ بِالسَّلَامِ، وَانْشُرْ فِي أَرْجَائِهِ الْمَحَبَّةَ وَالْوِئَامَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ

الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ يَا وَاسِعَ الرَّحْمَةِ، وَيَا عَظِيمَ الْمِنَّةِ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ.

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.